Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۸ ۲۱ ظہور ۱۳۳۳ ہش - ۲۱ اگست ۱۹۵۴ء نمبر ۱۳۲

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۱۸ اگست۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور خراب ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۰ اگست۔ محترم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی جو آج کل ربوہ میں مقیم ہیں۔ کئی روز سے بخار سے بیمار ہیں۔ کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب اپنے مخلص بھائی جی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک محمد عبد اللہ۔

لاہور ۲۰ اگست۔ آج مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے نماز جمعہ سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ الفضل سے احباب کو پڑھ کر سنایا۔

نیز آپ نے نماز سے قبل یہ اعلان بھی فرمایا۔ کہ موجودہ شدید خشک سالی اور امساک باراں کے پیش نظر نماز میں بارش کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی جائے گی۔ چنانچہ چاروں سجدوں میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی گئی۔

مصر امریکی فوجی امداد کا خیر مقدم کرے گا

یہ امداد صرف اسی صورت میں لی جائیگی کہ اس سے اسکے اقتدار آزادیٔ عمل اور خود مختاری پر کوئی اثر نہ پڑے (صلاح سالم)

قاہرہ ۲۰ اگست۔ مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے کہا ہے۔ کہ مصر امریکی فوجی امداد کا خیر مقدم کریگا۔ کل رات انہوں نے بغداد میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ کہ مصر یہ امداد صرف اس حالت میں لے گا۔ کہ اس سے اس کے اقتدار۔ آزادیٔ عمل اور خود مختاری پر کوئی اثر نہ پڑے۔ انہوں نے کہا۔ کہ عراق کے سرکاری حکام اور قائدین سے میری بات چیت بے انتہا کامیاب رہی ہے۔ میجر صلاح سالم نے بات چیت کی تفصیل اور اس کے نتائج پر کسی قسم کی روشنی نہیں ڈالی۔

مراکش کی استقلال پارٹی کی طرف سے ملک میں ہڑتال کرنے کی اپیل

رباط ۲۰ اگست۔ مراکش کی استقلال پارٹی نے آج سارے ملک میں ہڑتال کرنے کی اپیل کی ہے۔ آج کے دن ایک سال پہلے سابق سلطان سدی محمد بن یوسف کو جلاوطن کیا گیا تھا۔ یہ ہڑتال اسی سلسلہ میں کی جا رہی ہے۔ پارٹی نے کاروباری لوگوں کاروباری اداروں اور سرکاری ملازموں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ آج کام نہ کریں۔ آج تیسرے پہر زبردست مظاہرے کرنے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ استقلال پارٹی کے ایک لیڈر نے کہا ہے۔ کہ فرانسیسی مراکش کی کشیدگی اسی طرح دور ہو سکتی ہے۔ کہ سلطان سدی محمد بن یوسف کو واپس بلایا جائے۔

یورپ کی دفاعی برادری کا مسئلہ

برسلز ۲۰ اگست۔ بلجیم نے یورپ کی دفاعی برادری کے ممبر ملکوں کے اجلاس میں فرانس کی ترمیمات کے سلسلہ میں مصالحانہ تجویز پیش کی ہے۔ یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ اجلاس میں اس سمجھوتے پر جو بات چیت ہو رہی ہے۔ وہ ناکام نہ ہو۔ [illegible] وزیر خارجہ مسٹر سپاک نے کہا ہے۔ کہ فرانسیسی ترمیم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ترمیم کے وہ حصے جو فوراً طے ہو سکیں۔ ان پر فوراً عمل شروع کر دیا جائے لیکن وہ

امریکہ میں امن کے زمانے میں جاسوسی کی سزا موت ہوگی

واشنگٹن ۲۰ اگست۔ امریکی کانگرس نے ایک بل منظور کر لیا ہے جس کے تحت امریکہ میں امن کے زمانے میں جاسوسی کرنے والوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔ اب یہ بل صدر آئزن ہاور کی منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔ کانگرس نے بیرونی امداد کی کمیٹی کے پیش کردہ بل کی منظوری بھی دے دی۔ اس کے تحت بیرونی ملکوں کو پانچ ارب پچیس کروڑ ڈالر کی امداد دی جائے گی۔ یہ بل بھی صدر آئزن ہاور کے پاس منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔

ہندوستان پرتگال کی تجاویز کا واضح جواب دینے سے پہلو تہی کر رہا ہے

حکومت پرتگال کا ہندوستان پر الزام

لزبن ۲۰ اگست۔ پرتگال نے ہندوستان پر الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے دونوں ملکوں کی سرحد پر نگرانی کرنے والے مبصرین مقرر کرنے کے متعلق آپس میں بات چیت کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ ہندوستان نے اس کا ٹھیک اور واضح جواب دینے سے پہلو تہی کی ہے۔ ہندوستان نے نہ اس تجویز کو منظور کیا ہے۔ اور نہ ہی صاف طور پر جواب دیا ہے۔ کہ وہ اس تجویز کو مان لے گا یا نہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ہندوستان نے اس بات چیت کے لئے اپنے نمائندے نامزد کر دیئے ہیں لیکن ساتھ ہی ایسی باتیں پیش کی ہیں۔ جن سے پرتگال کی پیش کردہ تجاویز پر بحث کی بجائے نمائندے دوسری باتوں میں الجھ جائیں گے۔ ادھر نئی دہلی سے اعلان ہوا ہے۔ کہ ہندوستان نے پرتگال کو تجویز پیش کی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے نمائندوں کی منگل کو ایک کانفرنس ہو۔ اعلان میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان نے اصل مسئلے سے بچنے کی کوشش کی ہے۔

بغداد الجدید میں تیل صاف کرنے کا کارخانہ

بغداد الجدید ۲۰ اگست۔ حکومت بہاولپور بغداد الجدید میں تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ یہ کارخانہ اکتوبر میں کام کرنا شروع کر دے گا۔ اس پر دو لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ پچھتر ہزار روپے کی مشینیں خریدی جا چکی ہیں۔ یہ کارخانہ ہر ماہ ایک ہزار دو سو من تیل صاف کیا کرے گا۔

لاہور کا موسم

لاہور ۲۰ اگست۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۲؍۱۰۳ اور کم سے کم درجہ حرارت ۸۵ رہا۔ موسمی دفتر کی اطلاع کے مطابق رات کے وقت طوفان گرد و غبار کا امکان ہے۔ کل کے درجہ حرارت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوگی۔ کل طلوع آفتاب ۵ بجکر ۲۹ منٹ پر اور غروب آفتاب ۶ بجکر ۳۴ منٹ پر ہوگا۔

کراچی ۲۰ اگست۔ ایران کے سفیر متعینہ پاکستان عبد الحسین مسعود نے آج وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان

بحر ہند میں جنگی مشقیں

کراچی ۲۰ اگست۔ چار ملکوں۔ پاکستان۔ ہندوستان۔ لنکا اور برطانیہ کے اکیس جنگی جہازوں نے بحر ہند میں جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اتنے جنگی جہازوں نے بحر ہند میں جنگی مشقوں میں حصہ لیا ہے۔

مشرقی بنگال کے کئی علاقوں میں سیلاب کا پانی برابر چڑھ رہا ہے

آج سے صوبہ میں ٹیکے لگانے کی مہم شروع کی جا رہی ہے

ڈھاکہ ۲۰ اگست۔ مشرقی بنگال سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ میمن سنگھ۔ فرید پور اور پبنہ میں پانی اتر رہا ہے۔ لیکن رنگ پور اور نواکھالی میں پانی چڑھ رہا ہے۔ ڈھاکہ میں منشی گنج سب ڈویژن کے سوا باقی جگہوں میں بہت حد تک پانی اتر گیا ہے۔ نرائن گنج میں سیلاب میں پھر شدت پیدا ہو گئی ہے۔ وہاں کل بارش ہوئی۔ آج صبح بھی وہاں بارش ہوئی۔ صوبہ میں امدادی کام تیزی سے جاری ہے کل سے پاکستانی اور امریکی ڈاکٹر ڈھاکہ۔ تیج گاؤں اور نرائن گنج کے علاقوں میں وبائی بیماریوں کے انسداد کے لئے ٹیکے لگانے کی مہم شروع کر رہے ہیں۔ حکومت نے بعض عارضی قواعد بھی بنائے ہیں۔ جن کے تحت ان لوگوں کو جنہیں ہیضہ ہو جائے گا۔ یا ہیضہ کا شبہ ہوگا۔ تین ماہ تک دوسرے لوگوں سے الگ رکھا جائے گا۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرِ الٰہی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے

عن ابی ھریرۃ وابی سعید یشھدان بہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما جلس قوم مجلسا یذکرون اللہ فیہ الا حفتھم الملائکۃ وتغشتھم الرحمۃ و تنزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ

(سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہؓ و ابوسعیدؓ دونوں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بیٹھی کوئی قوم مجلس لگا کر جس میں وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔ مگر فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے اردگرد کے ملائکہ سے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے۔

جلوہ فرما ابھی وہ راحتِ جاں ہے کہ جو تھا

غم کا پھر دل پہ میرے بارِ گراں ہے کہ جو تھا
آج بھی عشق وہی آفتِ جاں ہے کہ جو تھا

ہم نے گو لاکھ جلائے ہیں امیدوں کے چراغ
دل کی بستی کا وہی تیرہ جہاں ہے کہ جو تھا

اک حسیں یاد تیری دل میں نہاں ہے کہ جو تھی
اک حسیں نام تیرا وردِ زباں ہے کہ جو تھا

وہ اگر آج نہیں آئے تو کل آئیں گے
یہ میرا کعبۂ دل ان کا مکاں ہے کہ جو تھا

بے خودی تو ہی بتا حُسن کے متوالوں کو
جلوہ فرما ابھی وہ راحتِ جاں ہے کہ جو تھا

اک خدا ہے کہ جو ہر لحظہ نئی شان میں ہے
اک یہ بندہ کہ وہی سوختہ جاں ہے کہ جو تھا

دعوتِ دید تو دی سامنے پھر بھی نہ ہوئے
جادۂ طور یہ ہم پر بھی عیاں ہے کہ جو تھا

تیری رحمت کے میں صدقے تیری حکمت پہ نثار
تیرا بندہ ابھی مجبورِ فغاں ہے کہ جو تھا

ہمدمو! چین کے دو لمحے غنیمت جانو!
برق رفتار جہانِ گزراں ہے کہ جو تھا

دے کے جاں ہم نے خریدا ہے غمِ ہر دو جہاں
تیری الفت میں وہی سود و زیاں ہے کہ جو تھا

واعظو! بے خبرو! اپنی بھی کچھ فکر کرو!!
نیک و بد آپ کا سب ہم پہ عیاں ہے کہ جو تھا

ہم فقیرانہ صدا کر کے چلے سوئے عدم
آپ کا تو وہی آباد جہاں ہے کہ جو تھا

دل کی روداد بھی پُرکیف ہے مانا لیکن
کچھ سوا اس سے تیرا حسنِ بیاں ہے کہ جو تھا

ہم نے سینچا تھا جسے خونِ تمنّا سے نصیر
غنچۂ دل وہی پامالِ خزاں ہے کہ جو تھا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اقامت الصلوٰۃ

"متقی کی شان میں آیا ہے ویقیمون الصلوٰۃ یعنے وہ نماز کو کھڑی کرتا ہے۔ یہاں لفظ کھڑی کرنے کا آیا ہے۔ یہ بھی اس تکلف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو متقی کا خاصہ ہے۔ یعنے جب وہ نماز شروع کرتا ہے۔ تو طرح طرح کے وساوس کا اسے مقابلہ ہوتا ہے۔ جن کے باعث اس کی نماز گویا بار بار گری پڑتی ہے جسکو اس نے کھڑا کرنا ہے۔ جب اس نے اللہ اکبر کہا تو ایک ہجوم وساوس ہے۔ جو اس کے حضور قلب میں تفرق ڈال رہا ہے وہ ان سے کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔ پریشان ہوتا ہے۔ ہر چند حضور ذوق کے لئے لڑتا مرتا ہے۔ لیکن نماز جو گری پڑتی ہے۔ بڑی جان کنی سے اسے کھڑا کرنے کی فکر میں ہے بار بار ایاک نعبد وایاک نستعین کہہ کر نماز قائم کرنے کے لئے دعا مانگتا ہے اور ایسے صراط المستقیم کی ہدایت چاہتا ہے۔ جس سے اس کی نماز کھڑی ہو جاوے ان وساوس کے مقابل میں متقی ایک بچہ کی طرح ہے۔ جو خدا کے آگے گڑگڑاتا ہے۔ روتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اخلد الی الارض ہو رہا ہوں۔ سو یہی وہ جنگ ہے۔ جو متقی کو نماز میں نفس کے ساتھ کرنی ہوتی ہے۔ اور اسی پر ثواب مترتب ہوگا۔" (ملفوظات)

اسلام کی فتح اور کامیابی اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیوں سے ہے

تحریک جدید کے دورِ اول کا جب دسواں سال جا رہا تھا۔ تو اس وقت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء کے خطبہ میں فرمایا:-

"میں نے جماعت کو اس امر کی طرف پچھلے چند ہفتوں سے توجہ دلائی ہے۔ کہ اسلام کی فتح اور کامیابی کے لئے جو جنگ ہونے والی ہے وہ اب قریب آ رہی ہے۔ اور ہمیں اس کی خاطر قربانیاں کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس غرض کے لئے میں نے بعض مالی تحریکیں کی ہیں۔ اور بعض نے زندگیاں وقف کی ہیں"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دسویں سال کے آخر میں مالی تحریک کو مزید نو سال کے لئے ممتد فرمایا۔ اور اب انیس سال کے بعد یہ تحریک اب تازندگی ہوئی۔ کیونکہ تبلیغ کا کام تو جب تک ایک مومن زندہ ہے اسے اپنی زندگی میں کرنا ہے۔ جب تک اس کو اللہ تعالےٰ کے حضور سے بلاوا نہ آ جائے۔

یہ وہ مالی تحریک ہے جس سے واقفینِ زندگی کو قوت لا یموت دیا جاتا ہے۔ اور وہ اپنے پیارے اور مطاع و مقدس امام کے اشارہ پر تبلیغ اسلام کے لئے غیر ممالک میں سر دھڑ کی بازی لگا کر جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کو اسلحہ یعنے کتب و لٹریچر کا بھی مہیا کرنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ بے کار رہیں گے۔ پس ہر احمدی کو جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اسے اپنا وعدہ وقت کے اندر پورا کرنا چاہیئے۔ تا مبلغین کو پردیس میں پریشانی نہ ہو۔ اور وہ جو تحریک جدید کے پہلے دن سے متواتر شامل رہے ہیں۔ جن کے انیس سال پورے ادا ہیں۔ ان کی فہرست ایک کتاب میں اشاعت کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اگر کسی کے ذمہ کوئی بقایا ہو۔ تو وہ ادا کر کے اپنا نام انیس سالہ فہرست میں درج کروائیں۔ اور وہ اپنی تسلی کر لیں کہ ان کا نام فہرست میں لکھا گیا۔ (وکیل المال)

اپنے پتے سے اطلاع دیجئے

ناصر احمد صاحب ولد عبد المجید صاحب سابق متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر جہاں کہیں بھی ہوں اپنے پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو۔ تو وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ کہ ناصر احمد صاحب کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

گمشدہ اشیاء لاہور میں عید الاضحیہ کی نماز کے بعد منٹو پارک میں سے بعض گمشدہ اشیاء موصول ہوئی ہیں۔ جن دوستوں کی ہوں نماز جمعہ کے بعد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور میں تشریف لا کر خاکسار سے لے لیں۔ مبارک محمود حسنہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۵۲ء

176

اقتصادی مسئلہ

دورِ حاضر میں بنیادی اور مشکل ترین مسئلہ اقتصادی مسئلہ ہے جس کے صحیح طور پر حل نہ ہونے کی وجہ سے ہی دنیا کو تباہی کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب سے وہ وجود میں آیا ہے۔ انسان کی مادی ضروریات کا سوال اسی وقت سے ہی ساتھ لگا چلا آیا ہے۔ اور بعض مادی ضروریات ایسی ہیں جن کے بغیر زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ شلاً کھانے پینے کے بغیر انسان کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ بڑے سے بڑا تارک الدنیا اس کے بغیر گذارا نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود کہ یہ چیز انسانی حیات کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ جو پیچیدگیاں اور الجھنیں اس مسئلہ کے ساتھ موجودہ زمانہ میں لپٹ گئی ہیں پہلے نہیں تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے یورپ میں مادی ترقیوں کا دور شروع ہوا ہے بشکم کا مسئلہ بھی زیادہ سے زیادہ پیچیدہ اور اس طرح اس دور کا اہم ترین مسئلہ بن گیا ہے۔ جس کو حل کرنے کے لئے دانشوران یورپ اپنا پورا پورا زور خرچ کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک وہ کسی خاطر خواہ نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے۔

ماہنامہ "یورپین ریویو" جو لنڈن سے شائع ہوتا ہے۔ اس معمہ لاینحل کو اس طرح پیش کرتا ہے۔

"فرنڈز آف اٹلانٹک یونین کی ایک میٹنگ میں جس میں موجودہ اقتصادی مسائل زیر بحث تھے۔ بحث و تمحیص کا ماحصل یہ نکلا ہے۔ کہ اس وقت اقتصادی فکر ایک تغیر کے دور میں سے گزر رہا ہے اور یہ امکان ہے کہ جلد ہی نئی امیدیں اور نئی بہار ان نظریات کی جگہ لے لے گی جو مردہ ہو چکے ہیں۔ فی الحال تین صورتیں ہیں

اول انیسویں صدی کا لبرلزم یعنے ہر ایک کو دولت پیدا کرنے کی کھلی آزادی۔

دوم، سوشلزم یعنے پیداوار کے ذرائع کو قومی بنانے کا اصول اور جبری ٹیکس کے ذریعہ دولت کی از سر نو تقسیم۔

سوم۔ ایک قومی بالادست باڈی جس کو اقتصادیات پر کلی اختیار ہو۔

مجلس کے خیال میں لبرلزم کثیر دولت پیدا کرنے کا ذریعہ ضرور ہے۔ مگر اس سے غیر مساوی تقسیم کا امکان بھی بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ سوشلزم سخت بے رحمی کے بغیر ناقابلیت کے بڑھانے اور پیداوار کی مجموعی تخفیف کا باعث ہے۔ قومی بالادست باڈی کا بھی احترام نہیں رہا۔ کیونکہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں اس کی سرانجام دہی رہی۔ انہوں نے تمام لوگوں کے مفاد کو پیش نظر نہیں رکھا۔ بلکہ دولتمندوں کی طرف ہی اپنی ساری توجہ مبذول کئے رکھی۔"

مغرب میں ایسی بحثیں اقتصادیات کے ماہرین کرتے رہتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک مادی نقطۂ نظر کا تعلق ہے ایسی بحثوں کا فائدہ ضرور ہے۔ مگر یہ تمام بحثیں صرف اسی نقطۂ نظر سے کی جاتی ہیں۔ کہ انسان صرف مادی ضروریات کا ایک بنڈل ہے وہ محض ایک ایسا حیوان ہے۔ جس کی زندگی مادی حواس کی آسودگیوں تک محدود ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایسے مادی سامان ہونے چاہئیں کہ وہ مکمل عیاشیوں کے سامانوں میں زندگی گزار سکے۔ یہ ماہرین اقتصادیات کسی ٹھوس ریاضی کے فارمولہ سے اس مسئلہ کو حل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اور ایک نہیں دس نہیں سینکڑوں فارمولے انہوں نے بنائے ہیں۔ مگر جب زیر عمل لائے جاتے ہیں تو انہیں اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ "ایک آنچ کی کسر رہ گئی۔"

دنیا بے شک چلی جا رہی ہے۔ مگر یہ ماہرین صدیوں کے غور و فکر کے بعد بھی دنیا کے وہیں ہیں جہاں سے چلے تھے۔ اگرچہ انہوں نے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے سینکڑوں نظریئے بنالئے۔ مگر جب بھی کسی ایک کو تجربہ کی کسوٹی پر کسا گیا وہ ناکام ثابت ہوا۔ اور آج ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہت تھک گئے ہیں۔ اور لیٹے لیٹے اس خیال میں مگن ہیں کہ اس گلستاں میں بہار عنقریب آنے والی ہے۔ مگر جب ایک انتظار کے بعد کچھ بھی نہیں واقعہ ہوگا۔ تو وہ یکایک چونک اٹھیں گے۔ اور پھر اقتصادیات کی تاریخ کا جائزہ لینے لگیں گے۔ تمام نظریات پر دوبارہ غور کریں گے اور پھر اسی نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ پہلے تمام تجربات تو ناکام رہے۔ مگر اب کے بہار ضرور آنے والی ہے۔

اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ کونسی آنچ ہے۔ جس کی ہر بار کسر رہ جاتی ہے؟ ان ماہرین نے شاید اس طرف پر سوچنے کی کبھی زحمت نہیں اٹھائی۔ حالانکہ جب تک اس ایک آنچ کا علم نہ ہو۔ جس کی ہر بار کسر رہ جاتی ہے۔ وہ اپنی جادۂ فکر پر ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ وہ آنچ جس کی ہر بار کسر رہ جاتی ہے۔ کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ وہ انسان کی مادی ضروریات پر انہیں انسان کی پوری زندگی سے علیحدہ کرکے غور کرتے ہیں۔ وہ صرف انسان کے حیوانی پہلو کو لیتے ہیں اور زندگی کے تمام باقی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انسان صرف روٹی سے زندہ رہتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ خود اپنی اپنی زندگی کا جائزہ لیں تو انہیں معلوم ہو کہ انسان کی مجموعی زندگی کے مقابلہ میں روٹی کا سوال سینکڑوں سوالوں میں سے صرف ایک سوال ہے۔ نہیں! بلکہ تمام مادی آسودگیوں کا سوال زندگی کے مقابلہ میں ایک نہایت حقیر سوال ہے۔

جب وہ سوچتے ہیں تو وہ صرف ماہرین اقتصادیات ہوتے ہیں۔ وہ انسان نہیں ہوتے جن کی اقتصادی آسودگی کا مسئلہ وہ حل کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ وہ بحیثیت مجموعی ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اس لئے انتہائی فکر کے بعد وہ جو حل بھی دریافت کرتے ہیں۔ وہ اسی ایک پہلو کے حدود کے اندر رہ کر خالص ریاضی کے اصولوں سے دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ریاضی کا فارمولا بالکل صحیح فارمولا ہے۔ محنت جمع سرمایہ برابر پیداوار۔ ریاضی کی رو سے یہ بالکل صحیح فارمولا ہے۔ مگر جب وہ اس فارمولا کے مطابق تیار کئے ہوئے لباس کو انسان کے جسم پر فٹ کرنے لگتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ تو ڈھانکا گیا ہے باقی جسم ویسے کا ویسے ہی ننگا ہے۔ وہ یہ دیکھ کر آپس میں جھگڑتے ہیں کوئی کہتا ہے کپڑا کم تھا کوئی کہتا ہے قطع و برید میں غلطی ہے۔ اور کوئی کہتا ہے سلائی کا قصور ہے۔ وہ پھر اس کو ادھیڑتے ہیں تار تار کرتے ہیں۔ پھر بنتے ہیں۔ پھر سیتے ہیں۔ الغرض اسی ادھیڑبن میں وقت گزرتا چلا جاتا ہے۔ کسی کو خیال نہیں آتا کہ جس کے لئے لباس تیار ہو رہا ہے۔ اس کا پہلے ناپ تو لے لیا جائے۔

ہم ان ماہرین سے کہتے ہیں کہ جب تک انسان کی پوری زندگی آپ کے سامنے نہ آئیگی۔ آپ اس کا اقتصادی مسئلہ بھی حل نہیں کر سکتے۔ مگر پوری زندگی کو صرف وہی جانتا ہے۔ جس نے یہ خلق کی ہے۔ اس لئے آپ یہ مسئلہ خود بخود کبھی حل نہ کر سکیں گے۔ مگر ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنی جدوجہد ترک کر دیں۔ بلکہ ہم کہتے ہیں جدوجہد کئے جائیں۔ اور جب آپکی ناکامیاں اس حد تک بڑھ جائیں گی کہ آپ کو مجبوراً زندگی کے خالق کی طرف رجوع کرنا پڑیگا۔ تو آپکو وہ مکمل نسخہ بھی مل جائیگا جس کی تلاش میں آپ سرگرداں ہیں۔ وہ نسخہ اب بھی موجود ہے مگر جب تک

صبغۃ اللہ

صبغۃ اللہ ہر عمل پر جب ترے چھا جائیگا
تو خدا کی بادشاہت کا نشاں پا جائیگا

ہے کوئی مزدور محنت کش کہ صدرِ مملکت
اُخروی دربار میں تو صرف تقوے جائیگا

قائدِ اعظم نے جو باندھا ہے شیرازہ ترا
یہ اگر بکھرا تو مشکل سے سمیٹا جائے گا

یہ پر و بالِ تکبر ہیں فریب اک سر بسر
اُتنا پستی میں گریگا جتنا اونچا جائیگا

کس قدر جاں آفریں ہے کوئے جاناں کی فضا
مُردہ آیا تھا یہاں تنویر زندہ جائیگا

اخلاق کا بلند مقام — اسلام کی روشنی میں

ہر بدی کسی محرک کے تابع ہوتی ہے۔ اور ہر برائی کسی ظاہری یا مخفی سبب کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جس طرح درخت کا پھل بیج کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کوئی بدی بغیر بیج کے نہیں ہوتی۔ یہ بیج انسانی قلب میں بویا جاتا ہے۔ اور پھر اس کی شاخیں اِدھر اُدھر پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص بدی کا استیصال کرنا چاہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ بدی کی جڑ کو کاٹے۔ نہ کہ اس کی شاخوں کو تراشنے پر اکتفا کرے۔ اگر وہ شاخوں کی قطع و برید میں لگا رہے گا اور جڑ قائم رہے گی۔ تو شاخیں کچھ عرصہ کے بعد پھر پھوٹ پڑیں گی۔ اور اس طرح اس کی پہلی محنت اور کوشش اکارت چلی جائے گی۔ اسی حکمت کے پیش نظر اسلامی احکام بدی کی جڑ کا استیصال کرتے ہیں۔ وہ صرف یہ نہیں کہتا۔ کہ بدکاری نہ کرو۔ بلکہ وہ اس کی جڑ کو کاٹتا اور بدی پیدا ہونے کے تمام دروازوں کو بند کرتا ہے۔ مثلاً غضِ بصر کا حکم دیتا ہے۔ یا بلا وجہ غیر محرم کو چھونے یا اس کی آواز سننے سے منع کرتا ہے۔ یہی حال باقی احکام کا ہے۔ کہ وہ بدی کی ممانعت کرنے کے ساتھ ہی اس کے اسباب و علل کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ اور ان کو مٹانے کی بھی پوری پوری کوشش کرتا ہے۔ تاکہ انسانی قلب ہر قسم کے بد اثرات سے پاک ہو جائے۔ اور دل اللہ تعالےٰ کے جلال و جمال کا جلوہ گاہ بن سکے۔

جب کہیں بادشاہ نے آنا ہوتا ہے۔ تو اس کے خدام وہاں سے ہر قسم کی ناپاک چیزیں دُور کر دیتے ہیں۔ اور صفائی کو حد کمال تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک شخص یہ خواہش کرے۔ کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ اتر آئے۔ مگر وہ اپنے دل کی صفائی کا کوئی خیال نہ رکھے۔ اگر وہ اپنے دل کو ناپاک رکھے گا۔ تو خدا تعالیٰ اس دل میں نہیں اترے گا۔ کیونکہ وہ قدوس شہنشاہ ہیں کا شہنشاہ ناپاک دل کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں اگر کوئی اپنے دل کو پاک و صاف کرلے۔ ہر قسم کی آلائشوں سے اسے دھو ڈالے۔ مصفیٰ اور بے عیب بنا دے۔ تو اللہ تعالےٰ اس دل کو اپنا گھر بنا سکتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ اگر ہمارا دل اللہ تعالیٰ کا گھر نہیں۔ تو ہم سے زیادہ بدبخت اور کون ہو سکتا ہے۔ ہماری پیدائش کی علتِ غائی یہی ہے کہ وہ محبوب ہمیں ملے۔ پھر اگر اس کا وصال ہمیں حاصل نہ ہوا۔ تو یہ دنیا اور اس کے مالوفات کوئے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ کیسی ہی سچی حقیقت ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان فیض ترجمان سے ظاہر ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں:-

میری نہیں زبان جو اس کی زباں نہیں
میرا نہیں وہ دل کہ جو اس کا مکاں نہیں

وہ ٹھیکرا جس میں پاخانہ پڑا ہوا ہو۔ اگر اس قابل سمجھا جاتا ہے۔ کہ اسے توڑ دیا جائے۔ تو وہ دل جو پاخانے سے بھی بدتر ہو۔ کیا کوئی باغیرت انسان یہ پسند کر سکتا ہے۔ کہ اسے اپنے سینہ میں رکھے۔ یقیناً ایسا دل بھی اس قابل ہے۔ کہ اسے توڑ دیا جائے۔ مگر ان معنوں میں نہیں۔ کہ خودکشی کرلی جائے۔ یہ طریق اسلام کے خلاف ہے۔ بلکہ ان معنوں میں کہ اس کی غلاظت کو دھو ڈالا جائے۔ اس کے گند کو دور کر دیا جائے۔ اس کی بدبو کو مٹا دیا جائے۔ اس کے تعفن کو دُور کر دیا جائے۔ اور اس طرح پہلے دل کو توڑ کر ایک نیا دل اپنے سینہ میں بسایا جائے۔ یہی دل ہوگا۔ جو خدا کا مکان ہوگا۔ اور یہی مکان ہوگا۔ جو خدا تعالےٰ کے انوار کی تجلی گاہ ہوگا۔

بہر حال اسلام کو یہ بھی فضیلت حاصل ہے۔ کہ وہ احکام و اوامر اور نواہی میں اس امر کو مدنظر رکھتا ہے۔ کہ بدی کی جڑ کو کاٹا جائے۔ تاکہ جو نتیجہ حاصل ہو۔ وہ دیرپا اور مستقل ہو۔ عارضی اور ناپائیدار نہ ہو۔ مثلاً دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو غیبت کو جائز قرار دیتا ہو۔ مگر اس نقطۂ نگاہ سے اگر غور کیا جائے کہ کتنے مذاہب نے غیبت کے اسباب و علل کے انسداد کی طرف توجہ کی ہے۔ تو بجز اسلام اور کوئی مذہب اس خصوصیت میں نمایاں نظر نہیں آئے گا۔ اسلام بتاتا ہے۔ کہ یہ بدی بھی اور بدیوں کی طرح کئی رنگ کے محرکات کی بنا پر سرزد ہوتی ہے۔ اور وہ محرکات یہ ہیں:-

اول غضب۔ انسان دوسرے سے ناراض ہوتا ہے۔ سنتا ہے۔ کہ فلاں نے مجھے گالی دی۔ یا مجھے بُرا بھلا کہا۔ تو نفسانی جوش میں یہ بھی اسے برا بھلا کہنے لگ جاتا ہے۔ تحقیق نہیں کرتا۔ کہ آیا فی الواقعہ دوسرے نے کوئی قصور کیا بھی ہے۔ یا محض سنی سنائی باتوں پر ہی ایک بے بنیاد عمارت کھڑی کر رہا ہوں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ (۱) انسان دوسرے کی بات کو بلا تحقیق قبول نہ کیا کرے۔ اس سے دوسروں کا بغض دل میں بیٹھ جاتا اور انسان کا قدم غلط راستے پر پڑ جاتا ہے۔

(۲) جب یہ سُنے کہ کسی نے مجھے بُرا بھلا کہا ہے۔ تو بجائے اپنے آپ کو ہر عیب سے منزہ قرار دینے کے سمجھے۔ کہ میرے اندر واقعی کئی قسم کی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ اور مجھے ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۳) اگر یہ مقام اسے حاصل نہ ہو۔ اور اپنی پاکیزگی کا اسے دعویٰ ہو۔ تو بہرحال اسے اتنا تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر دوسرے نے غلط بیانی کر کے گناہ مول لیا ہے۔ تو میں کیوں غیبت کر کے گناہ کا ارتکاب کروں۔

پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا شخص بلا وجہ آکر لڑنے لگ جاتا ہے۔ بلا وجہ اس لحاظ سے کہ لڑنے کا اسے حق نہیں ہوتا۔ مگر جوش نفس میں وہ لڑائی پر اتر آتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی دوسرے کو حلم اور بردباری سے کام لینا چاہیئے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک دفعہ کوئی شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جھگڑنے لگ گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی پاس موجود تھے۔ وہ بُرا بھلا کہتا رہا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب باتیں سنتے رہے۔ آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی جوش آگیا۔ اور آپ نے بھی اسے جواب دینا چاہا۔ یہ دیکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وہاں سے چل پڑے۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا حضورؐ مجھ سے ناراض ہوگئے ہیں۔ حالانکہ حضور جانتے ہیں۔ زیادتی میری نہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب تک تم خاموش تھے۔ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ کا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے دفاع کر رہا تھا۔ مگر جب تم بولے۔ تو وہ الگ ہوگیا۔ کہ اب یہ کام اس بندے نے خود سنبھال لیا ہے۔ میری کیا ضرورت ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ جوانمردی کا مدار کشتی پر نہیں۔ اصل جواں مرد وہ ہے۔ جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے۔ غضب کی ایک اور صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی شخص نے واقعہ میں کوئی تکلیف پہنچائی ہوتی ہے۔ اس پر انسان کہتا ہے۔ کہ اب میں بھی اسے تکلیف پہنچا کر رہوں گا۔ یہ طریق بھی اعلیٰ اخلاق کے منافی ہے۔ ترمذی میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تم ایسے مت بنو۔ کہ یہ کہنے لگو۔ اگر لوگ احسان کریں گے۔ تو ہم بھی احسان کریں گے۔ اور اگر وہ ہم کو تکلیف دیں گے۔ تو ہم بھی ان کو ستائیں گے۔ بلکہ تم اس طرح بنو۔ کہ اگر کوئی تم پر احسان کرے تو تم اس سے احسان کے ساتھ معاملہ کرو۔ اور اگر کوئی تمہیں تکلیف پہنچائے۔ تو تم خاموش رہو۔ حضرت مسیح ناصری کا ایک عجیب قول منقول ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ لیس الاحسان ان تحسن الیٰ من احسن الیک ذالک مکافاۃ۔ انما الاحسان ان تحسن الیٰ من اساء الیک۔ یعنی احسان یہ نہیں۔ کہ تم اس سے نیکی کرو۔ جس نے تم سے نیکی کی ہو۔ یہ تو بدلہ ہے۔ احسان یہ ہے کہ تم اس سے نیکی کرو۔ جو تم سے برائی کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مقام اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اسی طرح بعض دفعہ انسان اپنے خادم اور ملازم پر ناراض ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اطاعت نہ کرے۔ تو اس کی غیبت کرتا ہے۔ ایسے شخص کو غفلت پر سزا دی جا سکتی ہے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک خادم حضرت انس رضؓ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے سات یا نو سال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کی۔ مگر آپؐ نے اس عرصۂ دراز میں مجھے کبھی نہیں فرمایا۔ کہ تو نے فلاں کام یوں کیوں کیا ہے۔ اور فلاں کام چھوڑ کیوں دیا ہے۔ بہرحال عفو غضب پر فائق ہے۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین۔ مومن غصے کو پی جاتے ہیں۔ لوگوں کو معاف کرتے ہیں۔ اور پھر ان پر احسان بھی کرتے ہیں۔

یہ چند امور جو صرف غیظ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو اگر انسان ملحوظ رکھے۔ تو بہت سے ایسے مقامات پر جہاں نفسانی جوش اسے سیدھے راستہ سے بہکا دیتا ہے۔ وہ ٹھوکر کھانے اور غلط قدم اٹھانے سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) میری دادی جان (والدہ صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب اے۔ ڈی۔ ایم) آج کل بعارضہ سرطان سخت علیل ہیں۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب کرام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ میری دادی جان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار وحید احمد ابن پیر صلاح الدین صاحب اے۔ ڈی۔ ایم مظفر گڑھ۔

(۲) کچھ عرصہ سے بعض شر پسند عناصر ہمیں تکلیفیں پہنچا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند تعالےٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ناصرہ۔

(۳) میرا خورد سالہ بچہ منیر احمد ایک مزمن جلدی مرض سے بیمار گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ معالجین کو درست علاج کی رہنمائی فرما کر بچہ کو شفاء عاجلہ وکاملہ عطا فرما دے۔ بشیر احمد گورنمنٹ کوارٹرز لاہور۔

(۴) مکرم ماسٹر محمد حسن صاحب کی اہلیہ دردِ سینہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دوست دردِ دل سے صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الرشید اجالوی [illegible]

بیرونی ممالک میں احمدی مبلغین کی شاندار مساعی

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

کچھ عرصہ ہوا۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ایک معزز رکن شیخ محمد طفیل صاحب ایم۔ اے یورپ کے بعض ممالک کا دورہ کر کے پاکستان واپس آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے سفر کے حالات اخبار "پیغام صلح" لاہور میں "ہیگ سے کراچی تک" کے عنوان پر متعدد اقساط میں شائع کروائے ہیں۔ اس مضمون کی چھٹی قسط میں آپ نے ہمارے ان مبلغین کی خدمات کو سراہا ہے جو ان دنوں اپنے عزیز و اقرباء سے دور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ بیرونی ممالک میں ادا کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ تحریر ایک غیبی شاہد کی گواہی کا رنگ رکھتی ہے۔ اس لئے ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جناب شیخ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں:-

"قادیانی جماعت کی طرف سے کوئی درجن بھر مبلغ انگلستان روانہ ہوئے اور وہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد یورپ کے مختلف ممالک میں پھیل گئے۔ اس وقت ان کے مبلغ ہالینڈ۔ جرمنی سپین اور سوئیٹزرلینڈ میں کام کر رہے ہیں۔ یہ سب ہی پڑھے لکھے اور مخلص نوجوان ہیں اور سات آٹھ سال سے ان ممالک میں رہنے کو مغربی زبانوں سے بھی کما حقہ واقف ہو چکے ہیں اور ان میں تحریر و تقریر کی کافی مہارت پیدا کر چکے ہیں.... ان کی گذشتہ دس سال کی سعی کا ثمرہ ظاہر ہو رہا ہے۔ ڈچ۔ جرمن اور انگریزی میں ان کے ہاں اچھا خاصہ لٹریچر موجود ہے"

اس کے بعد شیخ صاحب نے ہماری جماعت کی طرف سے شائع شدہ قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:-

"حال ہی میں ہیگ مشن کی طرف سے قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ معہ متن شائع ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی نفیس اور دیدہ زیب ہے۔ ہمیں بعض مسائل کی تشریح مطالب سے اختلاف ہو۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ ایک ٹھوس کام ہے۔ جہاں کی طرف سے ظہور میں آیا ہے اس کی اشاعت بڑے وسیع پیمانے پر کی جا رہی ہے۔ اور لائبریریوں اور اعلیٰ ڈچ عہدیداروں کو اس کے نسخہ جات پیش کئے جا رہے ہیں ہمارا ڈچ ترجمہ مدت ہوئی نایاب ہو چکا ہے۔ اس وقت مارکیٹ میں قادیانی جماعت کا ہی ترجمہ ہے جس سے ڈچ عوام قرآن سے روشناس ہو سکتے ہیں۔ اس ترجمہ کے علاوہ ان کے پاس کچھ اور لٹریچر بھی ہے"

ہمارے ان مجاہد مبلغین کا جو ہیگ میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں تعارف کروایا ہے:-

"مولوی غلام احمد صاحب بشیر پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ انڈونیشیا کے مولوی ابوبکر ایوب صاحب بھی کام کر رہے ہیں جو انڈونیشی عربی اور ڈچ زبان میں اچھی دسترس رکھتے ہیں۔ ترجمہ و تصنیف کے کام کے علاوہ انہوں نے ڈچ نومسلمین کی تربیت بھی اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ انہیں ناظرہ قرآن اور عربی پڑھاتے ہیں اور نماز وغیرہ کے احکام بھی سکھاتے ہیں"

ہمارے ان مجاہدین کی تبلیغ کی مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے:-

"ہیگ میں قادیانی جماعت کی کوشش دس سے دس بارہ افراد اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اپنے فلیٹ میں انہوں نے نماز جمعہ کا انتظام کر رکھا ہے۔ گاہے گاہے ہیگ ایمسٹرڈم۔ روٹرڈم میں وہ پبلک میٹنگوں کا انتظام بھی کرتے ہیں۔ مہینہ میں ایک دو بار انہیں دوسری سوسائٹیاں بھی اپنے ہاں لیکچر کے لئے دعوت دیتی ہیں۔ اور یہ لوگ اپنی ہمت اور سمجھ کے مطابق اسلام کا پیغام ڈچ لوگوں کو دیئے جاتے ہیں۔ اوگر گلان یہ وہ ہے جہاں ان کے مشن کا دفتر ہے۔ چند منٹ کے فاصلہ پر انہوں نے مسجد کے لئے زمین لے رکھی ہے۔ جس کی

ہمارے مذہبی راہنما قومی اتحاد کو استوار کرنے کی کوشش کریں

(از زمیندار ۱۲ راگست ۱۹۵۴ء)

پچھلے سال کی طرح اس سال بھی لاہور اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں دو عیدیں منائی گئیں۔ اگر ہم غلطی نہیں کرتے۔ تو اس سے ایک سال پہلے بھی عید قربان کے موقع پر کچھ اس قسم کا جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ دو سال کے تلخ تجربے کے باوجود اس سال بھی علمائے کرام کی طرف سے عید کے متعلق کسی متفقہ فیصلے پر پہنچنے کی کوئی کوشش نہ کی گئی۔ اور ایک بار پھر بعض حلقوں کو بجا طور پر کہنے کا موقع مل گیا کہ ہمارے مذہبی راہنما نہ خود اتحاد کے قائل ہیں اور نہ قوم میں اتحاد پیدا کرنے کے اہل ہیں۔

ہمیں علمائے کرام کے تبحر علمی و امور دینی کا پورا احترام ہے۔ لیکن وہ خود بھی محسوس فرمائیں گے کہ مذہبی تقریبات اور مذہبی مسائل کے بارے میں ان کا اختلاف رائے اور باہمی پھوٹ قومی اتحاد کے لئے بیحد مضر اور نقصان دہ ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ علمائے کرام کو مذہبی امور میں دسترس رکھنے کے باعث جو اعلیٰ رتبہ حاصل ہے۔ اس کے پیش نظر قوم ان کی بات سننا اور ماننا فرض سمجھتی ہے۔ چنانچہ اسلامی تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ جب کبھی علمائے کرام نے قوم کے لئے کوئی لائحہ عمل تجویز کیا۔ قوم نے اسے عملی جامہ پہنانے میں بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا۔ ان حالات میں علمائے کرام پر قوم کی صحیح رہنمائی کی جو عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں مختصراً ان کا صحیح طرز فکر ان کے لاکھوں عقیدتمندوں کی زندگی میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ اور ان کی ذرا سی غلطی اسی تعداد سے قوم کے معصوم اور مخلص افراد کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل سکتی ہے۔ اس اعتبار سے دیکھئے تو علمائے کرام کا سب سے پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ وہ مذہبی امور کے متعلق جملہ اختلافات کو باہمی افہام و تفہیم اور سمجھوتے سے طے کرنے کی کوشش کریں تاکہ ان کے عقیدتمند ان کے اختلافات سے متاثر نہ ہو سکیں۔ جس کا لازمی نتیجہ قوم کے لاکھوں افراد میں باہمی پھوٹ اور مجموعی طور پر قوم میں نفاق و انتشار کے مذموم رجحان کا فروغ ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ علمائے کرام جان بوجھ کر قوم میں نفاق و انتشار پھیلانے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن انہوں نے ذرا ذرا سی بات پر جھگڑنے بال کی کھال نکالکر اختلاف رائے پیدا کرنے اور اس اختلاف رائے کو اپنے وقار کا سوال بنا کر کسی بھی معقول سمجھوتے کو قبول نہ کرنے کا جو افسوسناک طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے یقیناً قوم میں نفاق و انتشار بڑھ رہا ہے۔ اور قومی اتحاد کی بنیادیں کمزور تر ہوتی جا رہی ہیں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ قوم بظاہر ایک نظر آتی ہے لیکن اندر ہی اندر سینکڑوں فرقوں اور ہزاروں ٹکڑیوں میں بٹی ہوئی ہے۔ کہیں اعتقادات و نظریات کا جھگڑا ہے۔ اور کہیں ذات پات کا۔ کہیں طبقاتی کشمکش عروج پر ہے اور کہیں رنگ و نسل کا تنازعہ اوج پر ہے نتیجتاً سمندر کی سطح پر سکون ہونے کے باوجود سطح کے نیچے ابلتی اور بل کھاتی ہوئی یہ لہریں ایک بہت بڑے طوفان کا پتہ دیتی ہیں۔ جسے روکنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ ہمارے مذہبی رہنما ایک لمحہ کی تاخیر کئے بغیر قومی اتحاد کو مضبوط تر بنیادوں پر استوار کرنے کا تہیہ کر لیں اور ان تمام اختلافات کو باہمی افہام و تفہیم اور سمجھوتے سے طے کر لیں جو قوم میں نااتفاقی، انتشار اور نفاق پیدا کرنے کا باعث ہیں۔ پاکستان میں آج قومی اتحاد کی ضرورت اور اہمیت کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ایک طرف بیرونی دشمن ہماری نوزائیدہ مملکت کو تباہ کرنے کی فکر میں ہیں اور دوسری طرف ملک کے اندر تخریبی عناصر برسر عمل ہیں۔ ان دونوں کا مقابلہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ قوم میں مکمل اتحاد ہو اور وہ باہمی اعتماد و تعاون کے جذبہ سے سرشار ہو۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ علمائے کرام چاہیں تو قوم میں یہ دونوں چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں مگر اس کے لئے انہیں پہلے اپنے اختلافات کو ختم کرنا ہوگا اور باہمی اتحاد و تعاون کی ایک ایسی خوشگوار مثال پیدا کرنی ہوگی۔ جو قوم کے لئے قابل تقلید ہو۔ اور ہمیں پوری توقع ہے کہ علمائے کرام موجودہ حالات

تعمیر عنقریب شروع ہو جائے گی اور یہ ہالینڈ میں پہلی مسجد ہوگی

(پیغام صلح ۱۴ر جولائی ۱۹۵۴ء)

احباب جماعت کو یہ تو معلوم ہے کہ بیرونی ممالک میں کام کرنے والے تمام مشن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کے زیر انتظام ہیں۔ تمام احمدی دوستوں کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے فنڈ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کریں۔ تاکہ یہ اہم کام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے۔ نیز اپنے ان مجاہدین کو جو اپنے عزیز و اقرباء اور وطن سے دور اسلام کی تبلیغ میں منہمک ہیں۔ اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں اس کے علاوہ ہر شخص کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ اس نے ہالینڈ میں بنائے جا رہے خدا ئے واحد کے اس پہلے گھر کی تعمیر میں کتنا حصہ لیا ہے؟

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔
و رتزکیۂ نفس کرتی ہے۔

فتح ایورسٹ — ایک سبق

(از سر جون ہنٹ لیڈر ایورسٹ ٹیم)

انسان پہاڑوں پر کیوں چڑھتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تجربہ حاصل کرنے کا مشتاق ہے۔ لیکن یہ جواب کوئی زیادہ تسلی بخش نہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ جان کو خطرہ میں ڈال کر جو تجربہ حاصل کیا جائے۔ وہ کوئی اچھا تجربہ نہیں اور کہ جب ماضی میں تہذیب نے جنم نہیں لیا تھا۔ تو انسانوں کو مجبوراً جوکھوں کے کام سرانجام دینے پڑتے تھے۔ اب تو سائنس کا زمانہ ہے اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اس زمانہ میں اپنی سہولتوں اور آسائشوں کو ترقی دیں۔ اور انہیں مکمل بنائیں۔ میں اس بات میں ایسے لوگوں سے متفق نہیں ہوں۔

قدیم زمانے میں اژدہے اور دوسرے وحشی جانور ہمارے بزرگوں پر حملہ کیا کرتے تھے لیکن اب دنیا ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ سوتت کے پکڑنے والے دلدل کی زمینوں میں چھپنے والے اژدہوں کو ختم کر دیا ہے۔ مگر ان کی جگہ ایک اور خطرناک اژدہے نے لے لی ہے۔ یہ اژدہا ہماری اپنی تہذیب کی پیداوار ہے۔ یہ نیا اژدہا دور افتادہ جگہوں میں چھپ کر نہیں رہتا۔ اس نے تو ہمارے گھروں میں ہی ڈیرا ڈالا ہوا ہے۔ اس خطرناک اژدہے کا نام ہے "مایوسی"۔ اسے ہلاک کرنے کے لئے زبردست ہمت اور دل گردہ کی ضرورت ہے۔

یہ چیز موجودہ زمانہ پر ایک عجیب تبصرہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ ہمیں جتنا زیادہ ملتا ہے۔ اتنی ہی ہماری خواہش زیادہ بڑھتی جا رہی ہے۔ ہم سب کچھ ملنے پر بھی کم خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور آخر ہم مایوسی کے اژدہے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس کئی لوگوں کا تجربہ یہ ہے۔ کہ اگر ہم کچھ قربانیاں کریں خطرے مول لیں۔ اور سختیاں برداشت کریں تو ہماری خوشیوں اور مسرتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں موجودہ زمانے کے مسائل کے حل کے لئے کوئی اکسیر اعظم تجویز کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ اگر ہم زندگی کے متعلق اپنا نظریہ بدل دیں۔ اور زندگی کی قدروں کے بارے میں اپنے دلوں میں ایک صحیح احساس پیدا کریں۔ تو ہماری بعض پریشانیاں کم ہو جائیں گی۔ اور بعض حالتوں میں وہ بالکل ختم ہو جائیں گے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ان پریشانیوں کو...... اپنی بہادری اور مہم جو اسپرٹ کے لئے ایک چیلنج تصور کریں۔ اس قسم کی اسپرٹ کی دنیا میں سخت ضرورت ہے۔ یہ وہ اسپرٹ ہے۔ جس نے ماضی میں کھوج لگانے والوں کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ وہ اپنی سلامتی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان جگہوں پر جائیں جہاں پہلے کوئی بھی نہیں گیا تھا۔ مجھے یقین ہے۔ میرا یہ یقین ہے کہ زندگی کی حقیقی قدروں کا احساس اس وقت بڑھتا ہے۔ جب ہم زندگی کی آسائشوں۔ عیش پسندیوں اور رسم و رواج سے آزاد ہو کر تہذیب کی چار دیواری سے باہر نکلتے ہیں۔ اور دور افتادہ جگہوں کی سادہ اور عجیب تنہائیوں میں اپنی زندگی کے کچھ لمحات بسر کرتے ہیں۔

میں نہایت انکساری کے ساتھ یہ کہتا ہوں۔ کہ ایورسٹ کی چڑھائی اس اسپرٹ کی ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اس اسپرٹ کی مدد سے کتنی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ — جس دن لندن میں یہ اعلان ہوا تھا۔ کہ تان سنگ اور ہلاری نے ایورسٹ چوٹی سر کر لی ہے۔ تو بہت سے لوگوں نے یہ سمجھا تھا۔ کہ یہ صرف برطانیہ کی جیت ہے۔ بعض لوگوں نے سب سے زیادہ توجہ ان دو اشخاص پر جو چوٹی پر پہنچے تھے۔ مرکوز رکھی چند لوگ ایسے بھی تھے۔ جو جانبازی کی اسپرٹ کو نہ سمجھتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ پہلے ایورسٹ پر کون چڑھا۔ تان سنگ یا ہلاری۔

بعد میں وسیع نظر سے دیکھنے پر سب نے یہ تسلیم کیا کہ یہ کامیابی ایک متحدہ ٹیم کی کامیابی ہے۔ جب میں فتح ایورسٹ پر نظر ڈالتا ہوں۔ تو محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ کامیابی صرف دو اشخاص یا ساری ٹیم کی یا ان گیارہ مہموں کی جنہوں نے ۳۲ سال کے دوران میں یہ چوٹی سر کرنے کی کوشش کی۔ کامیابی نہیں بلکہ اس کامیابی میں ان چھوٹے چھوٹے قد والے جفاکش وفادار اور زندہ دل شیرپوں کا بھی بڑا ہاتھ تھا۔ جنہوں نے ان تمام مہموں کے ساتھ کام کیا۔ اور بڑے بڑے بوجھوں کو عظیم بلندیوں پر اٹھا کر لے گئے۔ اس کامیابی میں ان لوگوں کا بھی حصہ ہے۔ جنہوں نے بڑی محنت سے ایورسٹ مہم کے لئے ساز و سامان تیار کیا۔ اس کامیابی میں وہ لوگ بھی شریک ہیں جنہوں نے روپیہ دیا۔ اس کامیابی میں دنیا بھر کے ان ہزاروں لوگوں کا بھی حصہ ہے جو اگرچہ اپنے گھروں سے تو نہیں نکلے مگر جن کی دعائیں ہمارے ساتھ تھیں۔ میں خاص کر ان لاماؤں کے متعلق سوچ رہا ہوں۔ جو اس پہاڑ کے سایہ میں واقع خانقاہوں میں رہتے ہیں۔ ایورسٹ کی فتح کی کہانی دراصل مشترکہ کام اور اتحاد عمل کی کہانی ہے۔ ہماری کامیابی کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہم ایک مقصد کے حصول کے لئے متحد تھے۔ ہمیں اس بات کی پرواہ نہ تھی۔ کہ کون خوش قسمت سب سے پہلے اس چوٹی پر قدم رکھے گا۔ ہماری واحد خواہش یہ تھی۔ کہ ہماری متحدہ کوششیں نتیجہ خیز ثابت ہوں۔ اور ہم اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔ ایورسٹ کی فتح سے ہمیں اگر کوئی سبق ملتا ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ کہ رفاقت اور تعاون کے ذریعہ بڑی سے بڑی مشکل پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔ نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے میں تعاون کا جذبہ پیدا کریں اور ہمت سے کام لیں یہ ہمت آرام اور سلامتی کی زندگی بسر کرنے سے پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ ناول سینما اور ٹیلی ویژن ہی یہ ہمت پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ جذبہ تو ایک خطرناک اور کٹھن زندگی بسر کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

ہمیں اس وقت ایسے نوجوان لیڈروں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے ساتھیوں میں مایوسی کے اژدہے کے ساتھ مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کریں۔ کسی قوم کی طاقت اور اس کے معیاروں کا انحصار ایسے لیڈروں پر ہے۔

اگر آپ لیڈرشپ کا کوئی گر اور نسخہ جاننا چاہتے ہیں۔ تو میرے خیال میں وہ گر یہ ہے آپ پہلے ایک مشکل کام تلاش کریں۔ اس کے بعد آپ ایسے ساتھی تلاش کریں۔ جو اس کام میں آپ کی مدد کر سکیں۔ اس کے بعد آپ سب مل کر ایک پلان تیار کریں اور کام شروع کر دیں۔ آپ کامیاب ہوں یا ناکام اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ محسوس کریں گے کہ آپ نے اس کام سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور اس چیز کی اہمیت اس کام سے بھی زیادہ ہے۔

مشرق اور مغرب کے چند انسانوں نے مل کر ایورسٹ چوٹی سر کی۔ یہ ان کی رفاقت اور اتحاد کی جیت تھی۔ اسی طرح یہ روحانی طاقت اس پریشان کن دنیا کے دوسرے مسائل کو حل کرنے میں بڑی ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

بے جا تعصب

(از روزنامہ نوائے وقت ۲۰ اگست ۱۹۵۴ء)

کراچی میں عید الاضحیٰ کے بارے میں ہمارے نامہ نگار کی یہ سطور قارئین کی نظر سے گذر چکی ہوں گی کہ کراچی میں اس مرتبہ دو عیدیں ہوتی ہوتی رہ گئیں۔ چھ دن تک تو سارا شہر تذبذب کی حالت میں رہا۔ کہ کیا ہوگا۔ شہر کے بعض حصوں میں چاند دیکھ لیا گیا۔ جس کے مطابق عید منگل کو ہونا چاہیئے تھی۔ سندھ۔ پنجاب اور سرحد میں بھی چاند دیکھ کر یہی حساب لگایا گیا تھا۔ مگر علمائے کرام راضی نہیں ہو رہے تھے۔ ساتویں روز البتہ اعلان ہوا۔ کہ عید منگل کو ہوگی۔ اس پر شہر میں چہل پہل شروع ہو گئی۔ اور عید کے لئے تیاریاں ہونے لگیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ علماء نے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ وہ مصلحتاً خاموش ہو گئے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علمائے پاکستان نے جو اعلان کیا۔ اس کے بعض حصے بلا تبصرہ درج ذیل ہیں۔

"جمعیۃ کی رویت ہلالی کمیٹی نے ابتداً یہ تجویز کیا کہ شرعی اعتبار سے ریڈیو۔ وائرلیس ٹیلیفون خطوط۔ اخبارات کی اطلاعات شہادت کی تعریف میں نہیں آتیں۔ سو رویت کی شہادت کے لئے ضروری ہے۔ کہ شاہدین، مفتی یا قاضی کے سامنے حاضر ہو کر شہادت دیں۔ اس سے عید الاضحیٰ کا اعلان ۱۱ اگست کو بروز بدھ کا ہو گیا اس کے بعد ۱۰ اگست کو کھڈہ کے چار مسلمانوں کی شہادت پر منگل کی عید الاضحیٰ کا عاجلانہ اعلان کر دیا گیا۔ ان شہادتوں کے متعلق نجی طور پر بعض تحقیقات سے ان گواہوں کا غیر ثقہ ہونا معلوم ہو گیا۔ اس عاجلانہ شہادت غیر ثقہ پر حکومت پاکستان نے منگل کی عید منانے کا اعلان کر دیا۔ جمعیۃ اس سے مطمئن نہیں۔ لیکن ملت کو تفرقہ سے بچانے کے لئے منگل کی عید کا اعلان کرتی ہے۔ لیکن آئندہ اس قسم کے عاجلانہ اقدامات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

عید پر جو گڑبڑ اور اس گڑبڑ سے لوگوں کو جو کوفت اور پریشانی ہوئی۔ اس کے متعلق اب کچھ لکھنا غیر ضروری ہے۔ اس لئے کہ عوام نے اس تکلیف کو اس بری طرح محسوس کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں کوئی یاد دہانی ضروری نہیں۔ یوں بھی کراچی کے مسلمان پنجاب کے شہروں کے مسلمان عوام سے بہتر ہیں کہ کراچی کے علمائے کرام نے بہرحال ان پر زبردستی دو عیدیں تو مسلط نہ کیں۔ مگر جمعیۃ علمائے پاکستان نے ٹیلیفون۔ ریڈیو اور وائرلیس کے خلاف جس تعصب کا اظہار کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے حیرت انگیز ہے۔ اس لئے کہ کراچی کے تمام ذی اثر مولوی اصحاب کے اپنے گھروں میں ٹیلیفون لگے ہوئے ہیں۔ ٹیلیفون۔ ریڈیو اور وائرلیس شیطانی ایجادات نہیں۔ اور انسان کی یہ فتح تائید الٰہی کے عین مطابق ہے۔ علمائے کرام کو ان کے استعمال کے خلاف کیا شرعی اعتراض ہے؟ اور اس بیسویں صدی میں کونسا نظام ریڈیو۔ وائرلیس اور ٹیلیفون کے بغیر چل سکتا ہے؟ جنگ ہو یا امن کونسا ملک ان ایجادات کے بغیر ایک گھنٹہ بھی اپنا کام چلا سکتا ہے؟ حضرات علماء کا ایک حصہ سیاسیات سے بڑی دلچسپی لیتا ہے۔ اور ملک میں اپنی حکومت قائم کرنے کا خواہاں ہے۔ ہماری رائے میں کراچی کے قریب کسی چھوٹی سی بستی کی حکومت کلیتہً جمعیۃ العلمائے پاکستان کو تفویض کر دینی چاہیئے۔ اور یہ عرض کر دینا چاہیئے کہ آپ اپنی نمونہ کی حکومت یہاں قائم کر کے دکھائیں تاکہ عام لوگ آپ کی حکومت کا کچھ اندازہ کر سکیں پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ ریڈیو ٹیلیفون اور وائرلیس کے بغیر یہ حکومت کتنا عرصہ چلتی ہے۔

حضرات علماء کے گروہ میں بھی ایسے بزرگ موجود ہیں جو اولوالعلم و فاضل اور ضروریات زمانہ سے واقف ہیں مگر جب جہلا نام نہاد علماء بن کر منظر عام پر آتے اور مضحکہ خیز باتیں کرتے ہیں۔ تو وہ خاموش

ستمبر ۱۹۵۴ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ وی پی کے ذریعہ خرچ بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ اور رقم بھی دفتر میں دیر سے ملتی ہے۔ اس میں آپ کو نقصان ہے۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔

۲۱۶۰ - میاں محمد ابراہیم صاحب ۲۰ر ستمبر ۵۴ء
۲۹۴۱ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۴۰۰۸ - چوہدری فتح محمد صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۶۷۴۵ - علامہ سرور صاحب درانی ۳۰ ستمبر ؍؍
۸۱۵۰ - صوفی غلام محمد صاحب ۱۵ر ستمبر ؍؍
۹۸۵۶ - عزیز محمد خان صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۱۰۸۷۴ - ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۱۱۶۳۲ - ڈاکٹر ایم نسیم صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۱۲۳۵۴ - مینیجر ملک محمد حسین صاحب ۱۵ ستمبر ؍؍
۱۴۸۱۲ - بابو ضیاء اللہ صاحب ۱۱ ستمبر ؍؍
۱۵۵۲۵ - میاں عزیز حسین صاحب ۱۴ر ستمبر ؍؍
۲۰۶۹۶ - حکیم عبدالرحمٰن صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۰۷۰۶ - کیپٹن بشیر احمد صاحب ۱۱ ستمبر ؍؍
۲۰۷۵۷ - چوہدری غلام احمد صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۱۰۵۴ - سید عبدالحکیم صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۱۲۳۲ - کیپٹن محمد اسلم صاحب ۱۹ر ستمبر ؍؍
۲۱۲۹۹ - چوہدری سعد اللہ خان صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۱۳۹۹ - ملک میر احمد صاحب ۵ ستمبر ؍؍
۲۱۵۱۴ - چوہدری حیدر علی صاحب ۱۵ ستمبر ؍؍
۲۱۸۷۲ - ملک ظہور احمد صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۱۹۸۹ - چوہدری مظفر الدین صاحب ۲۵ ستمبر ؍؍
۲۲۰۳۵ - راجہ خان بہادر صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۲۰۴۲ - شیخ عنایت اللہ صاحب ۱۹ ستمبر ؍؍
۲۲۰۸۳ - سید حبیب الرحمٰن صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۲۳۸۰ - چوہدری یعقوب خان صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۲۴۵۶ - ماسٹر فضل دین صاحب ۷ر ستمبر ؍؍
۲۲۵۱۰ - مولوی میراں بخش صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۲۵۴۳ - ملک نذیر احمد خان صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۲۵۷۳ - جمعدار غلام حسین صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۲۵۷۴ - مولوی غلام رسول صاحب ۱۳ ستمبر ؍؍
۲۲۶۳۰ - چوہدری حیات محمد صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۲۷۰۹ - میاں غلام محمد صاحب ۱۵ر ستمبر ؍؍
۲۲۷۴۳ - قریشی غلام سرور صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۲۸۰۱ - میاں احمد دین صاحب ۲۶ر ستمبر ؍؍
۲۲۸۲۵ - چوہدری محمد حسین صاحب ۱۶ر ستمبر ؍؍
۲۴۰۰۶ - محمود صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۴۰۲۳ - شیخ فضل حق صاحب ۱۱ر ستمبر ؍؍
۲۴۱۹۹ - چوہدری رسول بخش صاحب ۱۱ر ستمبر ؍؍
۲۴۲۶۹ - قاضی محمد ابراہیم صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍

۲۴۳۸۹ - مستری اللہ دتا صاحب ۲۱ر ستمبر ۵۴ء
۲۴۳۹۳ - ملک نبی محمد صاحب ۱۱ر ستمبر ؍؍
۲۴۴۲۰ - ڈاکٹر ایس قدیر صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۴۴۴۸ - ایم عبدالقادر صاحب ۶ر ستمبر ؍؍
۲۴۴۵۵ - ملک غلام حسین صاحب ۸ر ستمبر ؍؍
۲۴۵۷۸ - کے۔ اے کریم صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۴۶۷۸ - چوہدری نور محمد صاحب ۱۹ ستمبر ؍؍
۲۴۷۲۶ - مبارک احمد صاحب ۵ر ستمبر ؍؍
۲۴۷۲۷ - چوہدری حیات محمد صاحب ۵ر ستمبر ؍؍
۲۴۷۳۵ - میاں ابراہیم صاحب پٹیالوی ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۴۷۴۰ - شمس الدین صاحب ۱۴ر ستمبر ؍؍
۲۴۷۵۰ - عنایت اللہ صاحب ۱۹ر ستمبر ؍؍
۲۴۷۷۴ - فضل الرحمٰن صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۴۸۲۰ - شیخ منصور علی صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۴۸۳۴ - ماسٹر برکت علی صاحب الدامی ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۴۸۸۴ - ایم۔ اے رشید صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۴۸۹۱ - بشیر الدین اینڈ کو ۱۶ر ستمبر ؍؍
۲۴۸۹۳ - سید محمد ہاشم صاحب ۸ر ستمبر ؍؍
۲۴۹۱۳ - حکیم محمد ابراہیم صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۰۱۲ - چوہدری عبدالوحید خان صاحب ۱۵ر ستمبر ؍؍
۲۵۱۰۳ - چوہدری قدیر حسین صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۱۱۵ - حوالدار کلرک محمد اسمٰعیل صاحب ۱۱ر ستمبر ؍؍
۲۵۱۱۷ - حکیم محمد لطیف صاحب ۱۱ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۰۱ - ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۱۴ - ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۲۷ - جماعت احمدیہ گھوکل گکھوٹیاں ۸ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۷۰ - چوہدری عبدالسلام صاحب ۸ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۷۲ - چوہدری مشیر علی صاحب ۱۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۷۴ - حکیم مختار احمد صاحب ۱۲ ستمبر ؍؍
۲۵۲۷۷ - چوہدری دین محمد صاحب ۱۲ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۷۹ - جماعت احمدیہ کھنڈیالہ ۱۹ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۸۰ - چوہدری علی احمد صاحب ۱۹ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۸۳ - مولوی نجیب علی صاحب ۱۵ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۸۴ - ملک احمد صاحب اعجاز ۲۲ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۸۹ - مخدوم قدیر احمد صاحب ۲۶ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۹۱ - ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ۱۵ر ستمبر ؍؍
۲۵۲۹۸ - میاں [illegible] حسین صاحب ۱۴ر ستمبر ؍؍
۲۵۳۰۶ - ماسٹر [illegible] صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۳۱۰ - بابو عبدالغنی صاحب ۲۰ ستمبر ؍؍

۲۵۳۲۶ - منشی محمد ابراہیم صاحب پٹواری ۱ر ستمبر ۵۴ء
۲۵۳۴۲ - مسٹر دار نسیر بہادر صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۳۶۷ - چوہدری محمد قدیر صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۳۷۱ - ملک عبدالرحمٰن صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۳۷۶ - چوہدری محمد حسین صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۳۷۸ - ڈاکٹر سید احمد صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۳۹۳ - بھائی خیر محمد صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۴۰۰ - چوہدری کرم الٰہی صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۴۱۶ - ؍؍ عبدالغنی صاحب ۱۳ ستمبر ؍؍
۲۵۴۶۰ - میاں مقبول احمد صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۴۶۸ - چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ۱۹ر ستمبر ؍؍
۲۵۴۶۹ - عنایت اللہ صاحب ۱۹ر ستمبر ؍؍
۲۵۴۷۵ - چوہدری عبدالعزیز صاحب ۸ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۰۵ - خورشید احمد صاحب ۲۲ ستمبر ؍؍
۲۵۵۱۷ - حکیم غلام رسول صاحب ۸ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۱۸ - چوہدری شریف احمد صاحب ۹ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۲۳ - جمعدار محمد دین صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۲۵ - چوہدری نصیر احمد صاحب ۱۳ ستمبر ؍؍
۲۵۵۲۶ - ملک ممتاز برادرس ۱۳ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۲۷ - عبدالحمید صاحب بٹ ۱۳ ستمبر ؍؍
۲۵۵۲۹ - غلام علی صاحب ۱۶ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۳۲ - صوبیدار عبدالغفور خان صاحب ۱۸ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۴۰ - چوہدری جلال الدین صاحب گل ۷ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۴۸ - فیروز الدین صاحب ۲۴ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۵۰ - حافظ محمد عبداللہ صاحب ۲۵ ستمبر ؍؍
۲۵۵۵۱ - چوہدری نواب خان صاحب ۲۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۵۴ - ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب ۲۶ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۵۷ - میاں عبدالرحیم صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۵۸ - چوہدری بشیر احمد صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۶۰ - سید عبدالقیوم صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۶۲ - محمد ہادی صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۶۳ - چوہدری مبشر احمد صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۶۵ - چوہدری محمود احمد صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۵۷۰ - ملک محمد مستقیم صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۷۵ - سید عباس علی شاہ صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۷۶ - چوہدری شریف احمد صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۷۷ - چوہدری [illegible] دین صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۷۹ - بیگم محمد عثمان صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۸۱ - عبدالستار صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۸۴ - ماسٹر مظفر احمد خان صاحب طاہر ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۸۵ - ماسٹر محمد یوسف صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۹۵ - چوہدری محمد منیر صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۵۹۹ - محمد عظیم الدین صاحب ۱۰ر ستمبر ؍؍
۲۵۶۰۴ - کیپٹن ڈاکٹر سراج الدین صاحب ۱۳ ستمبر ؍؍
۲۵۶۰۸ - کے۔ بی احمد صاحب ۱۳ر ستمبر ؍؍
۲۵۶۳۱ - چوہدری عبدالکریم صاحب ۲۴ر ستمبر ؍؍
۲۵۶۵۹ - خان شاہ نواز خان صاحب ۳۰ر ستمبر ؍؍

۲۵۶۶۱ - چوہدری علی احمد صاحب ۹ ستمبر ۵۴ء
۲۵۷۰۲ - میاں عبداللہ صاحب ۱۶ر ستمبر ؍؍
۲۵۷۰۶ - خان ظہور احمد صاحب ۹ر ستمبر ؍؍
۲۵۷۰۷ - سید محمد حسین شاہ صاحب ۹ر ستمبر ؍؍
۲۵۷۰۸ - منشی عبدالحمید صاحب ۲۳ ستمبر ؍؍
۲۵۷۱۰ - ماسٹر مردان خان صاحب ۲۸ر ستمبر ؍؍
۲۵۷۱۲ - عبدالقادر صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۷۱۳ - گرینڈ مسلم مشن ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۷۱۴ - شیخ حفیظ اللہ صاحب ۳۰ ستمبر ؍؍
۲۵۷۱۸ - کرم بی بی صاحبہ ۶ر ستمبر ؍؍
۲۵۷۳۱ - چوہدری محمد صدیق صاحب ۱۷ر ستمبر ؍؍
۲۵۷۴۶ - ڈاکٹر ایس عبداللہ صاحب ۲۶ر ستمبر ؍؍
۲۵۷۶۲ - میاں اللہ بخش صاحب ۱۲ر ستمبر ؍؍

برطانیہ کی ملکہ ایلزبتھ کے قتل کی سازش

بلفاسٹ ۲۰ر اگست۔ ملکہ ایلزبتھ نے ایلڈرگروو سے بلفاسٹ تک کا فاصلہ کار کے ذریعہ طے کیا اس سڑک سے ۳۰ گز کے فاصلہ پر ایک فوجی کیمپ میں شدید دھماکہ ہوا۔ جس سے کیمپ کی دیوار کو سخت نقصان پہنچا۔ بلفاسٹ میں ملکہ کے قیام کے دوران دھماکہ کی خبر کو پوشیدہ رکھا گیا۔ حالانکہ دور تک یہ دھماکہ سنا گیا تھا۔ پولیس نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہمیں کسی دھماکہ کی خبر نہیں۔ لیکن اب اس نے واقعہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور تفتیش کر رہی ہے۔

برطانی پارلیمنٹ کے ۷ لیبر ممبر چین کی سیاحت کرینگے

لندن ۱۹ر اگست۔ وزارت خارجہ چین کی دعوت پر برطانی لیبر پارٹی کے ۷ ممبر آئندہ اکتوبر میں چین جائیں گے۔ یہ ممبر لندن سے طیارہ کے ذریعہ پہلے پراگ اور وہاں سے بعزم پیکن ماسکو جائیں گے۔ چین میں ایک ماہ تک مقیم رہیں گے۔

صوبہ بہار کا سیلاب ۱۹۳۴ء کے زلزلہ سے بھی زیادہ تباہ کن ہے،

ہزاروں مواضعات پانی میں ڈوب گئے کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں

دہلی ۲۰ اگست: بہار کے سیلاب کے متعلق جو تازہ اطلاعات پہنچی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ کہ اس سیلاب نے زبردست تباہی ڈھائی ہے۔ عام طور پر اس بات کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ شمالی مشرقی حصہ میں اس سال کے سیلاب ملک کی تاریخ میں سب سے زیادہ خوفناک تھے۔ مسٹر ستیہ نارائن سنہا وزیر امور پارلیمانی نے کہا۔ کہ اس سال شمالی بہار کے سیلاب نہ صرف یہ کہ سال گذشتہ کے سیلابوں سے زیادہ خوفناک تھے۔ بلکہ ۱۹۳۴ء کے زلزلہ سے بھی زیادہ تباہ کن تھے۔

ہزاروں مواضعات مکمل طور پر پانی میں ڈوب گئے ہیں۔ مکانات بہہ گئے ہیں۔ اور لاکھوں اشخاص گھر سے بے گھر ہوگئے ہیں۔ اور وہ مکانات کی چھتوں، درختوں کی شاخوں اور پانی سے گھرے ہوئے اونچے اونچے زمین کے ٹیلوں پر چڑھے بھوکے ننگے اپنی زندگی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ کنوئیں سیلاب کے پانی سے بھر گئے ہیں۔ اس لئے پینے کا پانی دستیاب نہیں ہے۔ اس سے وبائی امراض پھیلنے کا خطرہ ہوگیا ہے۔ مکئی کی بہت اچھی فصل تباہ ہوگئی۔ جس کی وجہ سے چارہ کی کمی کا امکان پیدا ہوگیا ہے

(الجمعیت)

امریکی فوجوں کی واپسی

جنوبی کوریا کی طرف سے مخالفت

سیئول ۲۰ اگست: گذشتہ شب جنوبی کوریا کی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کی جس میں کوریا سے مزید امریکی فوجوں کی واپسی کی مخالفت کی گئی۔ اسمبلی کا اجلاس ہنگامی طور پر واشنگٹن کی اس خبر پر غور کرنے کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ کہ امریکہ نے کوریا سے مزید امریکی فوجوں کی واپسی کا فیصلہ کیا ہے۔

محرم الحرام کے موقع پر چینی کا خاص کوٹہ

لاہور ۲۰ اگست: حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ محرم الحرام کی تقریبات میں حصہ لینے والے اشخاص اور مذہبی اداروں کو چینی کا خاص کوٹا دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے چینی حاصل کرنے کے لئے درخواستیں متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں راشننگ کنٹرولر صاحبان یا ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر صاحبان کے .... پاس ۳۱ اگست ۱۹۵۳ء سے ۵ ستمبر ۱۹۵۳ء تک ارسال کی جانی چاہئیں۔

اُردو اور ہندی کی کتابوں پر انعامات دیئے جائیں گے

لکھنؤ ۲۰ اگست: حکومت یوپی اس سال اُردو، ہندی اور سنسکرت میں آرٹ، سائنس اور ادب کی طبعزاد اور تصانیف پر انعامات دے گی۔

سرکاری پولٹری فارم کی طرف سے مرغوں کی فروخت!

لاہور ۲۰ اگست: سرکاری پولٹری فارم ریلوے روڈ لاہور چھاؤنی میں آر۔ آئی۔ آر اور ڈبلیو ایل ایچ قسم کے مرغوں کی فروخت دوبارہ شروع کی گئی ہے۔ اس قسم کے مرغوں کے خریدار ہر کام والے دن میں مذکورہ فارم میں پانچ بجے شام تک تشریف لا سکتے ہیں۔ لیکن جو اشخاص خود آنے سے قاصر ہوں۔ وہ جناب کلکٹر صاحب انیمل ہسبنڈری لاہور کے پرنسپل کے دفتر کی معرفت آرڈر دے سکتے ہیں۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ مطلوبہ مرغ کالج میں ہی خریدار کے حوالے کئے جائیں۔

خطرناک غنڈہ

لاہور ۲۰ اگست: غلام محمد عرف گاماں ولد احمد دین قوم جٹ ساکن دولانوالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کو ڈسٹرکٹ ٹریبونل نے خطرناک غنڈہ قرار دیا ہے

مسلم لیگی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس

کراچی ۲۰ اگست: آج کراچی میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی صدارت میں مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایسٹ بنگال ریلوے اور ایسٹ بنگال ریلوے کے مزدوروں کے بارے میں صنعتی ٹریبونل کے فیصلہ پر غور و خوض کیا گیا پارٹی کا آئندہ اجلاس منگل کو ہوگا۔

لاہور ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیئرمین کا انتخاب

لاہور ۲۰ اگست: سردار رشید احمد کو لاہور ڈسٹرکٹ بورڈ کا چیئرمین منتخب کر لیا گیا ہے انہوں نے مقابلے میں اپنے حریف سردار احمد علی کو شکست دے دی

اکھل بھارتیہ جن سنگھ کی قرارداد

اندور ۲۰ اگست: اندور میں اکھل بھارتیہ جن سنگھ نے اپنے ایک اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی ہے۔ کہ ہندوستان نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق عالمی بنک سے بات چیت پھر شروع نہ کرے۔

امریکہ نے کوریا سے چار ڈویژن واپس بلانے کا فیصلہ کر لیا

واشنگٹن ۲۰ اگست: امریکی محکمۂ دفاع کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ چند ماہ کے اندر چار امریکن ڈویژن کوریا سے واپس بلائے جائیں گے۔ ان ڈویژنوں کی تفصیل بعد میں بتائی جائے گی۔ محکمہ دفاع کے ایک ترجمان نے کہا کہ، انہیں کوریا سے ان علاقوں میں منتقل کیا جائے گا۔ جہاں ان کی موجودگی امریکی مفادات کے لئے زیادہ بہتر سمجھی جائے گی۔

اس وقت کوریا میں امریکہ کے چار پیدل ڈویژن اور ایک مشینی ڈویژن موجود ہے۔

باخبر حلقوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ تین یا چار سال کے اندر جنوبی کوریا کے جو دس ریزرو ڈویژن منظم کئے جانے والے ہیں۔ امریکہ انہیں اسلحہ و دیگر ساز و سامان سے مسلح کرے گا۔ یہ اقدام جنوبی کوریا کے صدر سنگمین ری کے ساتھ گفتگو اور جنرل جیمز وان فلیٹ کی رپورٹ کے بعد کیا گیا ہے۔ غیر سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ایک ڈویژن کو جتنے سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں سے ۶۵ فی صدی امریکہ مہیا کرے گا جنوبی کوریا کے پاس اس وقت بیس پیدل ڈویژن اور بحری ڈویژن فوج ہے۔

پرتگال اور بھارت کے درمیان کشیدگی میں امریکہ کا ہاتھ نہیں

واشنگٹن ۲۰ اگست: روسی اخبار "پراودا" ماسکو کے اس مضمون کو امریکی محکمہ خارجہ کے پریس آفیسر نے قطعی غلط قرار دیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ پرتگال اور بھارت کے درمیان جو کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس میں امریکہ کا ہاتھ ہے۔ پریس آفیسر نے مزید کہا۔ گوا میں امریکہ کے نہیں اڈے نہیں نہ امریکہ گوا میں اڈے بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ نیز امریکہ کی طرف سے پرتگال کو جو امداد ملتی ہے۔ اس کا کوئی بھی حصہ ہندوستان کے برِ اعظم کوچک میں پرتگالی بستیوں میں نہیں بھیجا گیا ہے۔

ترکی ۵ نئے جہاز تیار کرائے گا

انقرہ ۲۰ اگست: ٹرکش میری ٹائیم بنک نے جو ملک کی تمام جہاز رانی پر کنٹرول کرتا ہے۔ مغربی جرمنی کی ایک فرم کو لگژری کلاس کے ۵ نئے جہاز بنانے کا آرڈر دے دیا ہے

کرن سنگھ جی، بخشی جی اور مہاجن کے درمیان خفیہ بات چیت

مظفر آباد ۲۰ اگست: آزاد کشمیر میں موصولہ معتبر ذرائع سے موصول ہوا ہے۔ کہ صدر ریاست یوراج کرن سنگھ صدر آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے صدر مسٹر این سی چیٹرجی اور سابق وزیر اعظم کشمیر مسٹر مہاجن کے درمیان حال ہی میں خفیہ بات چیت ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر مہاجن ۱۹۴۷ء میں کشمیر کے وزیر اعظم تھے۔ جب وہاں مسلمانوں کا قتل عام شروع تھا۔ مظفر آباد کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ... بالا تینوں لوگوں کی ملاقاتیں کہیں پھر مسلمانوں کیلئے شر انگیز ... ہوں

فوجی سپیشل ٹرین کا حادثہ

مرنے والوں کی تعداد دس تک پہنچ گئی

بمبئی ۲۰ اگست: ویسٹرن ریلوے کے رتلام کوٹہ سیکشن پر تروالی منڈی اور کو ناسی سٹیشنوں کے درمیان جو فوجی سپیشل ٹرین منگل کو پٹڑی سے اتر گئی تھی۔ اس میں مرنے والوں کی تعداد دس تک پہنچ گئی ہے۔ پانچ آدمی ملبہ میں دب گئے تھے۔ خیال ہے کہ وہ بھی مر گئے ہوں گے۔

بہاولپور میں صنعتی تربیت کا مرکز

بغداد الجدید ۲۰ اگست: آئندہ ماہ بہاولپور میں صنعتی تربیت کا ایک مرکز کھولا جائے گا۔ جس میں نوجوانوں کو مختلف صنعتوں کی تربیت دی جائے گی۔ اس کے لئے ڈیڑھ سو نوجوانوں کو منتخب کر لیا گیا ہے۔ انہیں تیرہ مختلف صنعتوں کی تربیت دی جائے گی۔

عراق کی با اثر اُمّہ پارٹی توڑ دی گئی

بغداد ۲۰ اگست: وزیر اعظم عراق نوری السعید پاشا جو متحدہ دستوری پارٹی کے لیڈر ہیں ایک ایسا سیاسی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جو پارٹیوں کے وجود سے پاک ہو۔ اس پالیسی کی پیروی میں مسٹر صالح جبر نے اُمہ سوشلسٹ پارٹی کو توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے ممبر انفرادی حیثیت میں ۱۷ ستمبر کو پارلیمنٹ انتخابات میں حصہ لیں گے۔

متحدہ دستوری پارٹی بھی خود کو توڑ چکی ہے۔ امہ پارٹی کو سابق پارلیمنٹ میں ۲۲ نشستیں حاصل تھیں۔ ۴۸ نشستیں دستوری پارٹی کے قبضہ میں تھیں۔ اگرچہ دستوری اور امہ پارٹی کے اصولوں میں کوئی بڑا فرق نہیں۔ لیکن دونوں پارٹیوں کے لیڈروں میں ذاتی اختلافات زیادہ تھے اکثر لوگوں کا خیال ہے۔ کہ عراق میں مستحکم حکومت اور اصلاحات کے نفاذ کے لئے نوری السعید اور صالح جبر کا متفق ہونا ضروری ہے۔ غالباً دونوں پارٹیاں اس مقصد سے توڑ دی گئیں۔ اور ان پارٹیوں کے ٹوٹنے سے ملک کو پائیدار فائدہ پہنچے گا۔